REGD L. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲ ″
فی پرچہ ۱ ر

روزنامہ

الفضل

لاہور ۔ پاکستان

یوم شنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲	۲۱ ظہور ۱۳۲۷ ہش	۱۵ شوال ۱۳۶۷ ھ	۲۱ اگست ۱۹۴۸ ء	نمبر ۱۸۹

التوائے جنگ کی فیصلہ پر سختی سے عمل کیا جائے

یہودیوں اور عربوں کو سلامتی کونسل کی ہدایت

لیک سیکسس ۲۰ اگست کل رات سلامتی کونسل نے اتحادی ثالث کونٹ برناڈوٹ کی اس رپورٹ پر غور کیا ۔ کہ فلسطین کے طول و عرض میں جنگ پھر شروع ہو جانے کا خدشہ ہے کونسل نے برطانیہ ۔ امریکہ ۔ کینیڈا اور فرانس کی طرف سے پیشکردہ ایک مشترکہ قرارداد منظور کر لی جس میں کہا گیا ہے کہ اگر آئندہ یہودیوں اور عربوں نے کونسل کے التوائے جنگ کے فیصلہ کی خلاف ورزی کی تو کونسل دونوں فریقوں کو اس کی ذمہ وار سمجھے گی اور اُن کے خلاف مناسب کارروائی کرے گی ۔ قرارداد میں فریقین کو ہدایت کی گئی ہے کہ وُہ التوائے جنگ کے فیصلہ پر سختی سے عمل کریں ۔ اور انتقامی طور پر بھی ایک دوسرے کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں ۔

مری پر ہندوستانی طیارے کی بمباری

حکومت پاکستان کی طرف سے انڈین یونین سے شدید احتجاج

نقصان کی تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہوئیں

مری ۲۰ اگست ۔ پاکستان کی وزارت دفاع نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ کل رات گیارہ بجکر ۵۰ منٹ پر ایک طیارے نے مری پر بمباری کی ۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ ہندوستان کا طیارہ تھا ۔ سب سے پہلے طیارے نے مری پوائنٹ کے قریب عیسائیوں کے قبرستان پر بمباری کی ۔ اسکے بعد طیارے نے آس پاس کے علاقوں پر مشین گنوں سے گولیاں برسائیں ۔ تھوڑی دیر کے بعد مری کے جنوب مشرق میں پھر بمباری شروع کر دی ۔

بمباری سے جانی اور مالی نقصان کی تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہوئیں ۔

حکومت پاکستان نے اس بمباری کے خلاف انڈین یونین سے شدید احتجاج کیا ہے ابھی تک اس احتجاج کا جواب موصول نہیں ہوا ۔

حیدر آباد کیلئے سوائے یو ۔ این ۔ او میں جانیکے اور کوئی چارہ نہ رہا تھا

(سید قاسم رضوی)

حیدر آباد ۲۰ اگست مجلس اتحاد المسلمین کے صدر سید قاسم رضوی نے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ انڈین یونین کے لیڈر حیدر آباد سے دوستانہ تعلقات رکھنے کے خواہاں نہیں ہیں ہم نے معاملہ ثالث کو سونپ دینے کی پیشکش کی لیکن وُہ اس کیلئے بھی تیار نہ ہوئے ہم نے استصواب رائے کی تجویز کی لیکن وُہ اس سے بھی انکاری ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ ابھی وُہ ہم پر حملہ کرنے سے بھی ہچکچاتے ہیں ۔ اس صورت میں سوائے یو ۔ این ۔ او کے سامنے معاملہ رکھنے کے اور کوئی چارہ نہیں تھا ۔

آخر میں آپ نے کہا ۔ اب یہ بڑی طاقتوں کے اختیار میں ہے کہ وُہ چاہے سرزمین حیدر آباد میں امن قائم کر دیں ۔ اور چاہے حیدر آباد اور انڈین یونین دونوں کو لمبے عرصہ کیلئے جنگ اور خونریزی کا اکھاڑہ بنا دیں ۔

"ہمیں عربوں سے بھی ہمدردی ہے اور یہودیوں سے بھی" (نہرو)

نئی دہلی ۲۰ اگست پنڈت نہرو نے ہندوستانی پارلیمنٹ میں بتایا کہ مسئلہ فلسطین کے سلسلے میں ہندوستان کی ہمدردی بڑی حد تک عربوں کے ساتھ ہے لیکن اس جھگڑے کو چھوڑ کر اسے یہودیوں سے بھی ہمدردی ہے ۔ اسرائیلی حکومت کے وزیر خارجہ نے ہم سے درخواست کی تھی ۔ کہ ہم ان کی حکومت تسلیم کر لیں ۔ لیکن ہم نے اس معاملہ کو سردست ملتوی کر دیا ہے

اندگڑھ کانگرس پریذیڈنٹ ہلاک

لاہور ۔ ۲۰ اگست ضلع فیروزپور سے ایک مکتوب کے مطابق تحصیل زیرہ کے مشہور قصبہ اندگڑھ کی کانگرس کمیٹی کے صدر سردار سمند سنگھ کو گولی سے اُڑا دیا گیا ہے ۔

قارئین پر واضح ہو کہ سردار سمند سنگھ گذشتہ سال کے فسادات کے دوران میں زیرہ اور موگا میں قتلِ عام کرنے والوں میں پیش پیش تھے جلال آباد سے لے کر دھرم کوٹ تک کے درمیانی مسلم دیہات کا صفایا کرنے کیلئے فرید کوٹ فوج کے ہمراہ جو مسلم اکالی جتھہ مقرر تھا اس کی قیادت سردار رتن سنگھ لونگڑھ صیہ ایم ۔ ایل ۔ اے اور سردار سمند سنگھ ہی کر رہے تھے ۔ سردار صاحب جشن آزادی دیکھ کر اندگڑھ کو لوٹ رہے تھے کہ راستے میں کسی نے فائر سے ہلاک کر دیا ۔ قاتل کا ابھی تک سراغ نہیں مل سکا ۔

(نامہ نگار خصوصی)

کوئٹہ میں المناک حادثہ

معاندینِ احمدیت نے ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کو شہید کر دیا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

کوئٹہ ۲۰ اگست ہمارا نامہ نگار مقیم کوئٹہ بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ گذشتہ شب ۱۱ ½ بجے لٹن روڈ کے قریب بعض شورش پسند لوگوں نے احمدیت کی مخالفت میں ایک جلسہ منعقد کیا ۔ جس میں نہایت اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں ۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب وہاں سے گزر رہے تھے اُنھوں نے یہ دیکھ کر کہ ایک احمدی کو مشتعل ہجوم خواہ مخواہ مار پیٹ رہا ہے اپنی موٹر روک لی ۔ اور اس شور و شر کی وجہ دریافت فرمائی ۔ اس پر حاضرینِ جلسہ میں سے بعض غنڈوں نے آپ پر پتھر برسانے شروع کر دئیے موٹر پر بھی خشت باری کی اور تعاقب کرتے ہوئے قریب کی جگہ میں ہی آپکو چھرا گھونپ کر شہید کر دیا ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ کی نعش مل گئی ہے ۔ اور پولیس مصروفِ تحقیقات ہے ۔ اس اندوہناک واقعہ سے شہر کے امن پسند طبقہ میں سخت اضطراب پھیلا ہوا ہے ۔

(ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب ایک نہایت مخلص اور ہونہار احمدی نوجوان تھے ۔ آپ مکرم قاضی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ انجنیئر لائل پور کے صاحبزادے اور مکرم قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کے بھتیجے تھے ہیں ۔ اس جانگداز صدمہ میں مرحوم کے والدین اور دیگر لواحقین سے دلی ہمدردی ہے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے ۔

مرحوم کا جنازہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اگلے دن ۸ بجے صبح پارک ہاؤس میں پڑھا اور جنازے کیساتھ قبرستان تک تشریف لے گئے (ادارہ)

سکھر میں آباد ہونیوالے مہاجرین کی قابلِ تعریف خدمات

کراچی ۲۰ اگست ۔ سیلاب زدہ علاقوں کا جائزہ لینے کے لئے جو سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی ۔ اس نے اپنی رپورٹ میں سکھر میں آباد ہونے والے مہاجرین کی بہت تعریف کی ہے ۔ اور لکھا ہے :۔

ان مہاجرین نے سیلاب کی زد میں آنیوالوں کی بڑے اخلاص اور محنت سے مدد کی ہے ۔

فرانس ویٹنام کی خود مختاری تسلیم کریگا

پیرس ۲۰ اگست ۔ وزیر اعظم فرانس نے اعلان کیا ہے کہ حکومت فرانس ویٹنام کی سیاسی خود مختاری کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے ۔ لیکن ویٹنام کو فرانسیسی یونین کے ممبر کی حیثیت تسلیم کر لینی چاہیئے ۔

کشمیر کمیشن کے ارکان دہلی روانہ ہوگئے

کراچی ۲۰ اگست آج صبح کشمیر کمیشن کے تین ارکان ایک خاص طیارے کے ذریعے دہلی روانہ ہو گئے تاکہ دیگر ارکان سے مشورہ کر سکیں امید کیجاتی ہے یہ ممبر اگلے ہفتے تک واپس کراچی آکر سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان سے ملاقات کرینگے

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی نے کیلی فی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ سے شائع کیا گیا

ہم لاہور میں کس طرح رہ رہے ہیں؟

رتن باغ اور ملحقہ مکانوں کی آبادی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

لاہور میں مشرقی پنجاب کے پناہ گزینوں کی آبادی کا سوال اکثر اُٹھتا رہتا ہے۔ اور اس ضمن میں جو مکانات جماعت احمدیہ قادیان نے صدر انجمن احمدیہ کے ذریعہ سے لاہور میں الاٹ کرائے ہیں۔ اُن کا سوال بھی بعض اوقات اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگوں کے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ شائد ہم نے اپنی ضرورت سے زیادہ مکانات الاٹ کروا رکھے ہیں۔ اس شبہ کے ازالے کے لئے میں نے چند دن ہوئے رتن باغ اور اس کے ملحقہ مکانات کی مردم شماری کرائی تھی اس مردم شماری کا نتیجہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس وقت صدر انجمن کی وساطت سے چار مکانات جماعت کے نام الاٹ شدہ ہیں یعنی (۱) رتن باغ (۲) جودھامل بلڈنگ (۳) جسونت بلڈنگ اور (۴) سیمنٹ بلڈنگ۔ ان عمارتوں میں حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ اور آپ کے خاندان کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے کارکن اور بہت سے دوسرے احمدی پناہ گزین آباد ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر بھی انہیں عمارتوں میں ہیں۔ بہرحال مردم شماری کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام عمارت	تعداد خاندان	تعداد افراد	کیفیت
(۱)	رتن باغ	۸۲	۳۹۵	
(۲)	جودھامل بلڈنگ	۲۲	۱۴۱	
(۳)	جسونت بلڈنگ	۲۴	۱۳۹	
(۴)	سیمنٹ بلڈنگ	۲۴	۱۲۶	
	میزان	۱۵۲	۸۰۱	

اوپر کے نقشہ سے ظاہر ہے۔ کہ اس وقت سے جو چار عمارتیں بشمول رتن باغ ہمارے قبضہ میں ہیں۔ اُن میں ۱۵۲ (ایک سو باون) خاندان آباد ہیں۔ اور کل تعداد ۸۰۱ (آٹھ سو ایک) ہے اور یہ خاندان فرضی نہیں بلکہ ایسے خاندان ہیں جو قادیان میں اپنے علیحدہ علیحدہ مکانات اور مستقل انتظام رہائش رکھتے تھے اور ابھی ان اعداد و شمار میں وہ احمدی مہمان شامل نہیں ہیں جو جماعت احمدیہ کے مرکز میں کثرت کے ساتھ آتے رہتے ہیں۔ اور موجودہ حالات میں ان میں سے اکثر کو ٹھہرانے اور جگہ دینے کے لئے ہمارے پاس کوئی انتظام موجود نہیں ہے اور وہ ادھر اُدھر پرائیویٹ گھروں میں ٹھہر کر نہائیت تنگی کے ساتھ گذارا کرتے ہیں۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ جو خاندان ان عمارتوں میں آباد ہیں۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں۔ جو قادیان میں پانچ پانچ یا دس دس یا بعض صورتوں میں پندرہ پندرہ یا اس سے بھی زیادہ کمروں کے مکانوں میں رہائش رکھتے تھے۔ مگر اب انہیں رتن باغ یا اس کی ملحقہ عمارتوں میں ایک ایک یا دو دو کمروں میں بڑی تنگی کے ساتھ گذارا کرنا پڑتا ہے۔

یہ نوٹ اس لئے شائع کیا جا رہا ہے کہ کم از کم وہ لوگ جو محض حالات کی ناواقفیت کی وجہ سے شبہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کی نیت بخیر ہے۔ وہ صحیح حالات سے واقف ہو جائیں۔ باقی تفصیلی حالات تو صرف خدا جانتا ہے۔ اور وہی ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے والا اور ہماری التجاؤں کو سننے والا ہے۔ فقط۔

والسلام

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)

۱۹—۸—۴۸

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی چار اہم تحریکات

جن میں شامل ہونا اور انہیں کامیاب بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے

(۲)

حفاظت مرکز

دوسری اہم تحریک جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری ہے۔ وہ چندہ حفاظت مرکز کی تحریک ہے۔ یہ چندہ نہائت ہی اہم ہے۔ اس وقت تک اس مد میں چھ لاکھ کے قریب خرچ ہو چکا ہے۔ آئندہ بھی بہت سی ضروریات پیش آنے والی ہیں اس طرح اس تحریک کو ایک عرصے تک جاری رکھنا ضروری ہوگا۔ ....

....

.... اس وقت جماعت احمدیہ کی ساری عزت قادیان کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہمارا یہ مقدس مرکز خدائی وعدوں اور پیشگوئیوں کے مطابق ضرور ہمیں واپس ملے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر پورا یقین اور ایمان ہے۔ لیکن ظاہری تدابیر سے کام لینا بھی مومن کے فرائض میں داخل ہے۔ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جانا اور خدائی نصرت کی امید کرنا ایک موہوم امید ہے۔ قادیان کے سوال کو زندہ رکھنے کے لئے عالمگیر پروپیگنڈے کی ضرورت ہے۔ قادیان میں مقیم درویشان کے اخراجات کے لئے ماہوار ایک خاص رقم کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ حفاظت مرکز سے متعلقہ کئی قسم کے اخراجات ہیں۔ یہ تمام اخراجات ملا کر اوسطاً ۲۵ ہزار روپے ماہوار کے قریب ہیں۔ ان اخراجات کو احسن طور پر اسی رنگ میں جاری رکھا جا سکتا ہے۔ کہ جماعت کا ہر دوست اس چندے میں حصہ لے اور جنہوں نے حصہ لیا ہے۔ لیکن اپنے وعدے پورے نہیں کر سکے۔ وہ اپنے وعدے پورے فرمائیں۔

(۳)

تیسری اہم تحریک جس میں ہر احمدی کو شامل ہونا چاہیئے تحریک جدید ہے۔ تحریک جدید سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ سکیم ہے۔ جس کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک عالمگیر نظام قائم فرمایا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے نظام کے ماتحت دنیا کے تمام اہم ممالک میں مجاہدین تحریک جدید اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف ہیں۔ لیکن اس نظام میں ابھی بہت زیادہ وسعت کی ضرورت ہے۔ شیطان نے جو ایک مضبوط اور وسیع نظام گمراہی کا قائم کر رکھا ہے۔ اس کے مقابلے پر اتنے ہی مضبوط اور وسیع الٰہی نظام کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی دوست تحریک جدید میں حصہ لے۔ تحریک جدید میں شمولیت کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"تبلیغ کا وہ وسیع سلسلہ جو تحریک جدید کے ذریعہ دنیا میں نہائت کامیابی کے ساتھ جاری ہے اور جس کے نہائت اچھے اور خوش کن نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس کے متعلق کسی مومن کا دل یہ برداشت ہی کس طرح کر سکتا ہے کہ اس میں اس کا حصہ نہ ہو"

نئے شامل ہونے والے دوستوں کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر دوم جاری فرمایا ہے۔ جس میں شمولیت کے لئے یہ شرط ہے کہ کم از کم ایک ماہ کی آمد کے نصف کے برابر ہر سال چندہ ادا کیا جائے جو دوست اس مبارک تحریک میں پہلے سے شامل ہیں۔ لیکن کسی وجہ سے اپنے وعدے ادا نہیں کر سکے۔ انہیں اپنے وعدوں کی جلد ادائیگی کی فکر کرنی چاہیئے۔ تا بیرونی مشنوں کے کام میں کوئی روک واقع نہ ہو۔ نیز اپنے دوستوں اور رشتہ داروں میں جو اس تحریک میں شامل نہیں۔ انہیں شمولیت کی تحریک کرنی چاہیئے۔ (باقی آئندہ)

عبد الرشید قریشی نائب وکیل المال)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں:۔

ایک مخلص دوست کے لئے دعا کی تحریک

اس وقت قادیان میں مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل مقامی امیر ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نہ صرف ذاتی طور پر نہائیت مخلص اور سلسلہ کے دیرینہ خادم ہیں بلکہ خاندانی لحاظ سے بھی ایک قدیم مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور اُن کی زوجہ شیخ حامد علی صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم ترین خدام میں سے تھے مولوی صاحب موصوف کا ایک ہی بچہ (بشارت احمد بی۔ ایس۔ سی) ہے جس نے سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ لیکن اس وقت تک اس بچہ کے کوئی اولاد نہیں۔ حالانکہ کئی سال از دواجی زندگی پر گذر چکے ہیں۔ میں دوستوں کی خدمت میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ وہ مولوی صاحب موصوف کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے بچہ کو صالح اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ اس وقت مولوی صاحب ہر لحاظ سے ہماری خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ۔ فقط۔ والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۹/۸/۴۸

مکرم مولوی غلام رسول صاحب کیلئے درخواست دعا

لنڈن ۱۹ اگست۔ مکرم جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم مولوی غلام رسول صاحب کے پھیپھڑوں سے خون بدستور جاری ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی صحتیابی کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین:۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں:۔ (ایڈیٹر)

روزنامہ الفضل
۲۶ اگست ۱۹۵۶ء

یہ نکتہ چین

ماہنامہ "طلوع اسلام" کراچی میں ایک مقالہ بعنوان "قوم پوچھتی ہے ..." شائع ہوا ہے اسے کوثر نے بھی اپنی ایک اشاعت میں نقل کیا ہے۔ تاکہ یہ زہر قوم کی رگ و پے میں اچھی طرح رچایا جائے۔ شروع میں کوثر نے ان آدم خوروں کی طرح جو انسانی قربانی کی تقریب پر جشن رقص مناتے ہیں۔ ایک دلآویز تعارفی نوٹ بھی سپرد تحریر فرمایا ہے۔ اس نوٹ کا وہی انداز جو کوثر کا ہے یعنی بدظنی اور قیاس آرائی پر استدلال کا محل تیار کرنا۔ یہ فرض کر لیا گیا ہے۔ کہ مقالہ نگار کوئی مسلم لیگی ہے۔ اور یہ دشمنان پاکستان سے ملتی جلتی ہوئی آواز مسلم لیگی حلقہ سے اٹھائی گئی ہے۔ یہ سوفسطائی قسم کی منطق وہی ہے۔ جس سے غرض مند آدمی اپنے آپ کو فریب دے کر اپنا دل خوش کر لیتے ہیں۔

ہم نے اس مقالہ کو زہرناک کہا ہے۔ کیونکہ یہ بالکل مودودی صاحب کے خیالات ہی کی تصویر ہے۔ جس کو نئے آئینہ میں جڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ اور جس کو پڑھ کر صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ وہی انداز فکر ہے۔ جو مودودی صاحب کی حالیہ تقریروں اور تحریروں میں جھلکتا ہے۔ اس میں پاکستان کی قیادت عظمٰے کو اس طرح ناکارہ اور غلط رو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس طرح ذاتگہ کے بارے دشمن پاکستان مسلمانوں کی گزشتہ تباہی کی تمام تر ذمہ داری قائد اعظم کے دو قومی نظریہ پر ڈال دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس مقالہ میں استدلال کا وہی طریق اختیار کیا گیا ہے۔ جو مودودی صاحب کا طرہ امتیاز ہے۔ یعنی ایک بات کو اس کے تمام ماحول سے جدا کر کے اس پر ایک خوشنما اور دلکش ہوائی قلعہ تیار کرتے چلے جانا اور یہ خیال ہی نہ کرنا کہ جب بھی اس بات کو اس کے ماحول اور سیاق و سباق میں رکھ کر دیکھا جائے گا۔ تو یہ خیالی قلعہ خود بخود گھل کر ہوا میں غائب ہو جائے گا آپ مودودی صاحب کی کسی تحریر کو لے لیجئے جس کی بنیاد آپ نے کسی قرآنی آیت یا حدیث نبوی پر رکھی ہو۔ جب آپ اس آیت یا حدیث کو اپنے ماحول میں رکھیں گے۔ تو آپ پر صاف کھل جائے گا۔ کہ قرآن یا حدیث کا مطلب مودودی صاحب کے مفروضہ مطلب سے عین ہے۔ اور آپ کی تائید نہیں بلکہ وہاں آپ کی تردید کی گئی ہے۔ ہم نے اس فارمولا کو بارہا آزما کر دیکھا ہے۔ اور سو فیصدی درست پایا ہے قارئین کرام چاہیں تو اس کا تجربہ خود بھی کر سکتے ہیں۔

الغرض مقالہ زیر بحث میں بھی یہی طریق اختیار کیا گیا ہے۔ اور واقعات کو اپنے ماحول و سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے مسلم لیگی قیادت عظمٰے کو ان جھوٹے بٹوں سے تولنے کی کوشش کی گئی ہے۔

صاحب مقالہ اس بات کو بالکل نظر انداز کر جاتے ہیں کہ برطانیہ کی لیبر حکومت کانگرس کو خوش کرنے کے لئے کس حد تک جانے پر تلی ہوئی تھی وہ برطانوی پارلیمنٹ کے اس اعلان کو پیش نظر نہیں رکھنا چاہتے۔ جس میں صاف صاف کہہ دیا گیا تھا۔ کہ ہندوستان میں خواہ ایک حکومت کو یا زیادہ حکومتوں کو آزادی ضرور سونپ دی جائیگی وہ اس بات کو بھی خیال میں نہیں لانا چاہتے۔ کہ لیبر حکومت قدم قدم پر کانگرس کے ہاتھ مضبوط کرتی چلی جاتی تھی۔ اور مسلم لیگ کو زیادہ سے زیادہ بے دست و پا۔ وہ بلاوجہ یہ فرض کر لیتے ہیں کہ اب بھی اگر مسلم لیگ روٹھ بیٹھتی تو لیبر حکومت اس کے آگے گھٹنے ٹیک دیتی۔ وہ یہ واقعہ بھی بھول گئے ہیں کہ لارڈ ویول نے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ وہ عارضی حکومت ضرور بنا دے گا۔ خواہ کوئی فریق مانے یا نہ مانے۔ مگر جب مسلم لیگ تیار ہو گئی تو اس نے اپنا وعدہ پورا کرنے سے انکار کر دیا اور پھر جب کانگرس نے عارضی حکومت بنالی۔ اور مسلم لیگ الگ رہی۔ تو اس نے تمام اختیارات کانگرس کو سونپ دئیے۔ اور بعد میں مسلم لیگ نے پشیمان ہو کر مجبوراً عارضی حکومت میں شمولیت مان لی۔ مقالہ نگار کو یہ بھی یاد نہیں رہا۔ کہ لارڈ مونٹ بیٹن کو بھیجا ہی خاص طور پر اس لئے گیا تھا کہ کانگرس اور لیبر حکومت کی سازش کو عملی جامہ پہنائے اور اسکو یہ اختیارات دئیے گئے تھے۔ کہ جیسے حالات ہوں ایک یا زیادہ حکومتیں بنا ڈالے۔ یہ ہے کسی قدر نقشہ اس ماحول کا جس میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔ اور جس کو مقالہ نگار نے بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مسلم لیگ کی قیادت عظمٰے ایسے حالات میں اپنی تمام کمزوریوں اور بے بسیوں کے ساتھ اور کیا کر سکتی تھی۔ اور واقعات کی رو کو کس طرح روک سکتی تھی۔ اور اس طریقے کے سوا جو اس نے تلوار کے سائے کے تلے اختیار کیا کونسا اور طریقہ اختیار کر سکتی تھی کیسے طرح ممکن تھا کہ مسلم لیگ مونٹ بیٹن کو کانگرس کے ساتھ ساز باز کر کے اکھنڈ ہندوستان بنا لینے دیتی۔ اور وہ پاکستان جو اسکو پیش کیا جا رہا تھا خواہ کتنا ہی لنڈورا تھا قبول نہ کرتی۔ آخر یہ غیر ذمہ دار نکتہ چین بتائیں کہ ایسے حالات میں اور کیا ہو سکتا تھا۔ جب لارڈ مونٹ بیٹن کانگرس کی خواہشات کو بیک جنبش قلم پورا کرنے کے اختیارات لیبر حکومت سے لے کر آیا تھا۔ تو یہ کس طرح ممکن تھا کہ قیادت عظمٰے اس پاکستان سے بھی ہاتھ دھو لیتی جو وہ دے رہا تھا۔ اگر مونٹ بیٹن اکھنڈ ہندوستان بنا ڈالتا تو بے شک ایک لمحہ کے لئے تو ان نکتہ چینوں کے کلیجے ضرور ٹھنڈے ہو جاتے۔ جو اب بھی پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اور اور کچھ نہیں کر سکتے تو قیادت عظمٰے کے خلاف ہی عوام کے دلوں میں زہر کے پودے بیج رہے ہیں۔ مگر خود ان کو بھی اس آسمان کے تلے کوئی جائے مفر نہ ملتی۔ کانگرس اور لیبر حکومت نے مسلمانوں کے لئے جو سازش کا بھنور تیار کیا تھا۔ اس میں اور تو اور خود مولانا ابو الکلام آزاد و حسین احمد مدنی وغیرہم جیسے طوفان دوست ملاحوں کی کشتیوں کا بھی کہیں پتہ نہ چلتا۔

سوال ہو سکتا ہے کہ یہ باتونی لوگ جو مشتے بعد از جنگ کے مصداق قیادت عظمٰے پر اب کیچڑ اچھالنے کے لئے اب نکل آئے ہیں۔ جب گھمسان کا رن پڑ رہا تھا سوئے کہاں پڑے تھے! وہ تو قیادت عظمٰے کی اس وقت بھی ٹانگیں پیچھے گھسیٹنے میں مصروف تھے۔ وہ تو اس زنجیر غلامی کا ایک مضبوط ترین حلقہ بنے ہوئے تھے۔ جو مونٹ بیٹن مسلمانوں کے پاؤں میں ڈالنے کے لئے بالکل آمادہ تھا۔ دراصل مسلمانوں کی تباہی اور ان کے بے گناہ کشت و خون کے یہی لوگ ذمہ دار ہیں۔ جو آج اپنی خون آلودہ آستینیں دھو دھو کر اور افلاطون زمانہ بن کر پند و نصیحت کا دفتر کھول بیٹھے ہیں۔ دراصل انہی کی شہ تھی کہ خضر وزارت کے ٹوٹنے پر سکھوں اور ہندوؤں نے کھلم کھلا مسلمانوں کے قتل عام کا چیلنج دے دیا تھا کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جن میں سے بعض تو قائد اعظم کو فحش گالیاں دیتے تھے۔ تو بعض اور کچھ نہیں کر سکتے تھے تو مسلم لیگ کو ووٹ دینا ہی خلاف اسلام بتاتے تھے۔ اور آج پھر وہی لوگ جس برتن میں کھانا اسی میں چھید ڈالنا کا مقولہ صحیح ثابت کرنے کے لئے پاکستان میں رہ کر لوگوں میں قیادت عظمٰے کے خلاف بد دلی پھیلا کر اسکی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہیں۔

صاحب مقالہ بار بار اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ قوم کو کیوں مطلع نہ کیا گیا۔ اس سے کیوں مشورہ نہ لیا گیا۔ معلوم نہیں۔ یہ "قوم" سے کون لوگ مراد ہیں۔ اگر وہ لوگ مراد ہیں۔ جن کا اوپر ذکر آیا ہے۔ تو فبہا ورنہ قوم نے تو قائد اعظم پر پورا پورا اعتماد کر رکھا تھا۔ اور وہ تمام حالات سے آگاہ تھی۔ اور قیادت کی مجبوریوں سے بھی آگاہ تھی۔ اسکو تو اب بھی موجودہ قیادت پر پورا پورا اعتماد ہے۔ ورنہ صاحب مقالہ اور آپ کے دوسرے ہمنوا قوم کو قیادت کے خلاف ورغلانے کے لئے اتنے جذباتی مقالے تحریر ہی کیوں کرتے۔ پھر جب قوم کو آپ آپ کے ساتھی گلا پھاڑ پھاڑ کر اور خود کانگرس آگاہ کر رہی تھی۔ اور نیک مشورے دے رہی تھی۔ تو دوسروں کی کیا ضرورت رہ گئی تھی۔ لیکن کانگرس کا کیا قصور ہے ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

ہم موجودہ قیادت کو خدائی قیادت نہیں سمجھتے اور نہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ فرشتوں کی بنی ہوئی ہے کہ اس سے غلطیاں سرزد ہوئیں۔ اور بے شمار ہوئیں۔ لیکن اس قسم کی تخریبی نکتہ چینیوں کا انداز بھی صاف چغلی کھا رہا ہے۔ کہ یہ آواز کس جانب سے آ رہی ہے۔ یہ آواز ہرگز پاکستان کے ہمدرد حلقوں سے نہیں اٹھ رہی بلکہ اسکی تلخی سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ پاکستان کے ازلی دشمنوں کے حلقوں سے اٹھ رہی ہے۔ ارباب حکومت پر نکتہ چینی کرنا پاکستان کے ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ لیکن نکتہ چینی اور نکتہ چینی میں تمیز ہو سکتی ہے ؎

فرق الیست درمیانہ کہ لب یار نازک است

ایک غدار کی عجیب سزا

ناروے کے ایک غدار کے متعلق عجیب و غریب حالات کا انکشاف ہوا ہے۔ اور گزشتہ ماہ یورپ کے اخبارات میں اس کا بہت چرچا رہ چکا ہے۔ یہ شخص نٹ ہمسن ہیں۔ جن کو سنہ ۱۹۲۰ء میں علم ادب کے لئے نوبل پرائز دیا گیا تھا۔ آپ کو سپریم کورٹ نے سولہ ہزار دو سو پچاس پونڈ جرمانہ اس جرم میں کیا کہ آپ کوزلنگ پارٹی کے ممبر تھے۔

ہمسن کا گناہ ناروے کے لوگوں پر پہلے ہی کھل چکا تھا۔ اور عوام نے آپکو جو عجیب و غریب سزا دی وہ یہ تھی۔ کہ جس جس کے پاس آپ کی لکھی ہوئی کوئی کتاب تھی۔ اس نے وہ لا کر ان کے مکان کے احاطہ میں پھینکنی شروع کر دی۔ کتاب کا احاطہ میں اتنا ڈھیر لگ گیا کہ اٹھانا مشکل ہو گیا۔ کوئی مزدور کام کرنے کے لئے تیار نہ ہوتا تھا۔ اور وہ ڈھیر

کوئٹہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین کے ورود کے برکات

سعید الفطرت اشخاص کا احمدیت کی طرف رجوع

۱۸ جون ۱۹۴۸ء کو حضور کوئٹہ میں وارد ہوئے دن گزرتے گئے لیکن کوئٹہ کی پبلک میں احمدیت کے متعلق کوئی حرکت نہ تھی حضور نے یہاں دو تقاریر پاکستان کے مستقبل کے متعلق کیں۔ گو پبلک نے انہیں بہت پسند کیا لیکن بعض اخباروں نے اس اچھے اثر کو جو پبلک نے قبول کیا تھا زائل کرنے کی کوشش کی لیکن ان کا اثر اتنا نہ ہوا تھا کہ پبلک میں ایک تہلکہ مچ جاتا۔ حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں اس بات کا اظہار فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ کسی حکمت کے ماتحت مجھے یہاں لے آیا ہے۔ شاید اس لئے کہ بلوچستان کا چھوٹا صوبہ ہے۔ اور اس میں احمدیت جلدی پھیل جائے اور دوستوں کو فریضہ تبلیغ کی طرف متوجہ فرمایا۔

ابھی چند دن ہی گزرے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے مقدس مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کی بات کو پورا کرنے کے آثار ظاہر کرنے شروع فرما دیئے مولویوں نے ایک اشتہار لکھا "فتنہ قادیان سے بچو" اس کا عنوان تھا۔ اس میں انہوں نے کفر کا فتویٰ لگایا۔ اور شہر کے مختلف مقامات پر انہیں چسپاں کیا۔ پبلک جگہوں پر مولویوں نے تقاریر کیں۔ اور پبلک کو غلط پروپیگنڈا کرکے جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکایا وہ سمجھتے تھے کہ پبلک کو مشتعل کرکے جماعت احمدیہ کو کوئٹہ سے ختم کر دیں گے لیکن انہیں یہ امر بھول گیا۔ کہ انبیاء کی جماعتیں ترقی ہی ایسی مخالف فضا میں پاتی ہیں۔ مخالفتیں اعلیٰ کھاد کا کام کرتی ہیں۔ اور جماعت کی مضبوطی کا باعث بنتی ہیں مولویوں نے خطبہ جمعہ بھی احمدیت کی مخالفت کرنے کے لئے وقف کر دیا۔ اور گالیاں دینا اپنا مشغلہ بنا لیا۔ اس اشتعال کو دیکھ کر سعید روحوں میں تحقیق اور جستجو کی خواہش پیدا ہوئی۔ انہوں نے تحقیق حق کرنے کے لئے ضروری سمجھا۔ کہ وہ ہمارے پاس آئیں۔ اور خدا کے مصلح موعود کے چہرہ مقدس کو دیکھیں اور اصل حقیقت سے آگاہی حاصل کریں۔ مخالف طبقہ نے اس خیال سے آنا شروع کیا۔ کہ وہ اس سلسلہ کو نیست و نابود کرنے کا طریقہ تلاش کریں۔

چنانچہ عید کے بعد لوگوں کے گروہ در گروہ آنے شروع ہوئے بوڑھے۔ بچے۔ اور جوان اور ہر قسم کے طبقہ کے لوگوں نے حضور کی قیام گاہ پر آنا شروع کر دیا۔ اس وقت سے عجیب ایمان افروز ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ ٹولیاں آتی جاتی ہیں آکر تبادلہ خیالات کرتی ہیں۔ اور اصل حقیقت معلوم کرکے اس سے استفادہ حاصل کرتی ہیں۔ حضور پُر نور سے ملاقات کرکے ان کے مشتعل جذبات نہ صرف زائل ہو جاتے۔ بلکہ ان کے دل اس بات پر مجبور ہو جاتے۔ کہ وہ خدا کے پاک مصلح موعود کو خدا رسیدہ ہستی یقین کریں چنانچہ حق کے پیاسوں کے لئے یہ ایک نادر موقعہ تھا۔ اور اکثر اس سے فائدہ اٹھاتے بھی ہیں۔ جس روز سے شورش پیدا ہوئی ہے۔ اسی دن سے جماعت احمدیہ میں لوگوں نے داخل ہونا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ کل مورخہ ۸/۸/۴۸ کو چار اشخاص بیعت میں داخل ہوئے۔ ایک شخص صبح آیا۔ ملاقات کی۔ اور بیعت بھی ساتھ ہی کر لی۔ ایک شخص نے ظہر کی نماز کے بعد اور دو افراد نے درس قرآن کریم کے بعد دستی بیعت کی۔ حضور نے ازراہ نوازش اور احباب کے فائدہ کے لئے قرآن کریم کا درس جاری رکھا ہے۔ اور عید کے بعد بھی ہر روز عصر کے بعد ایک گھنٹہ درس ہوتا ہے۔ حضور اقدس آجکل سورۃ کوثر کی تفسیر بیان فرما رہے ہیں۔ جس میں حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔ کہ ہر شعبہ میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو انتہائی درجہ کی ترقی عطا فرمائی۔ یعنی کوثر عطا فرمایا۔ درس کے دوران میں بھی مسلمانوں کے ہر طبقہ کے لوگ آتے ہیں۔ اور حضور کے درس کو سنکر ان غلط افواہوں کی تردید کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں جو مولویوں نے ان کے کانوں میں ڈالی ہوتی ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ جو جماعت احمدیہ کوئٹہ پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس فضل کو جذب کرنے کی کوشش کریں۔ اور جس طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں متوجہ کیا ہے۔ اس طرف پوری طرح متوجہ ہوں۔ اور عمل پیرا ہوں۔ تا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خواہش کو پورا کرکے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

ناصر نگار

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

الٰہی جماعتوں پر ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے

"انبیاء اور اولیاء ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے۔ بلکہ سب سے بڑھ کر انہی پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں۔ اور انہی کی قوت ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے۔ عوام الناس جیسے خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کر سکتے۔ ویسے اس کے خالص بندوں کی شناخت سے بھی قاصر ہیں۔ بالخصوص ان محبوبانِ الٰہی کی آزمائش کے وقت میں تو عوام الناس بڑے بڑے دھوکوں میں پڑ جاتے ہیں۔ گویا ڈوب ہی جاتے ہیں۔ اور اتنا صبر نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے انجام کے منتظر رہیں۔ عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جلشانہ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے۔ اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا۔ کہ اس کو نابود کر دے۔ بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودا پھول اور پھل زیادہ لائے۔ اور اس کے برگ اور بار میں برکت ہو۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا ان پر وارد ہونا ضروریات سے ہے۔ اور ابتلاء اس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں۔ اور جس شخص کو اس سنت کے برخلاف کوئی کامیابی ہو وہ استدراج ہے نہ کامیابی"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۳۷)

محبوسین سندھ کیلئے درخواست دعا

ناصر آباد سٹیٹ سندھ ۱۰ اگست ۱۹۴۸ء۔ سندھ کے جو احمدی نوجوان قتل کے الزام میں محبوس ہیں۔ ان کے مقدمہ کی آخری سماعت ۲۹ اگست کو ہوگی۔ احباب ان مخلص نوجوانوں کی باعزت رہائی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ؞

تو کیا سوچتا ہے؟

از جناب عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے

اُٹھ بھی اے جذبۂ خوددار۔ تو کیا سوچتا ہے؟
سعیٔ آزاد کی آزادروی کے باوصف!
اک فقط میں ہی نہیں جذب دروں سے نمناک
ہاں وہی دور کہ جس سے تھا دگرگوں عالم!
ہم کہ مدت سے ہیں آشفتۂ آلامِ جہاں

حق پہ ہے قوتِ گرانبار۔ تو کیا سوچتا ہے؟
مردِ ملت ہے گرفتار۔ تو کیا سوچتا ہے؟
ایک عالم ہے نگونسار۔ تو کیا سوچتا ہے؟
پھر وہی دَور ہو اک بار۔ تو کیا سوچتا ہے؟
دل کہ برسوں سے ہے بیمار۔ تو کیا سوچتا ہے؟

میری چھینی ہوئی صہبا مجھے واپس دے دے
میری ٹوٹی ہوئی تلوار۔ تو کیا سوچتا ہے؟

قلب یورپ میں احمدیت

سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں تبلیغی مساعی — ایک اور کا قبول اسلام

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ

آسمان پر دعوتِ حق کیلئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

ان ممالک میں اسلام کے آخری غلبہ کا دن خواہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو۔ ہمیں اس امر پہ ایک لحظہ بھی شک کرنے کی گنجائش نہیں۔ کہ وہ دن ضرور آکر رہے گا۔ نادان سائنسدان یہ خیال کرتا ہے کہ جلد ہی ایٹم بم کے ذریعہ دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا لیکن اسے کیا معلوم کہ اس دنیا کا خاتمہ اس وقت تک نہیں ہوگا۔ جب تک کہ جھوٹے مذاہب مٹ کر اسلام اپنی اعلےٰ اور ارفع شان میں لوگوں کے قلوب پر حکمران نہیں ہو جاتا۔ یہ دنیا تباہ نہیں ہو سکتی۔ اس وقت تک کہ وہ لوگ جو آج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کے اعتراضات کا نشانہ بنانے سے نہیں شرماتے انجام کار حضور کے خدام میں شامل ہو کر حضور پر درود بھیجنے میں اپنی روح کا سرور نہ پائیں۔ جس طرح دن کی آمد سے قبل تاریکی پھٹتی اور روشنی کی کرنیں نمودار ہوتی ہیں جو دن کے طلوع کی یقینی علامات تصور کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ہمیں بھی اس تاریکی میں اسلام کے نورانی نہار کے طلوع کی علامات ملتی ہیں اور وہ کرنیں وہ چیدہ افراد ہیں جنہیں وقتاً فوقتاً اسلام کو قبول کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری حقیر مساعی کا ایک حصہ ملاحظہ فرمائیے۔

تبلیغی ملاقاتیں

ایک صاحب دنیا کی عمر اور واقعات عالم پر سائنس کے نقطہ نگاہ سے ایک کتاب لکھ رہے ہیں ان سے واقفیت ہو گئی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق معلومات چاہیں۔ جو جو خاکسار انہیں وقتاً فوقتاً مہیا کرتا رہا۔ اس ماہ تین مرتبہ ان سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ پہلے روز کچھ سوالات لے کر آئے۔ اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر کا مسودہ بھی۔ جسے خاکسار نے مطالعہ کیا۔ اور بعض واقعاتی امور کی اصلاح کر کے واپس کیا۔ اس کے بعد بعض اور حصص انہوں نے مجھے اپنی تصنیف کے دکھائے اور خواہش کی کہ خاکسار بھی کچھ ان پر تبصرہ کرے۔ جسے وہ کتاب کے دوسرے حصہ میں تبصرات کے باب میں شائع کریں گے۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ پیشگوئیاں بابت جنگ انہیں لکھ کر دیں اور بتایا کہ آئندہ مذہب دنیا کا اسلام ہوگا۔ اس موضوع پر گفتگو کرنے کے لئے یہ صاحب تیسری مرتبہ آئے۔ تو انہیں تفصیل سے متعلقہ امور بتائے۔ نیز حضور علیہ السلام کی یہ پیشگوئی خاص طور پر پیش کی کہ: "یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی۔ جو بہت ہی سخت ہوگی" (تذکرہ صفحہ ۵۲۰-۵۱) یہ صاحب اپنی کتاب میں قبر مسیحؑ کا ذکر بھی کر رہے ہیں۔ جس کے متعلق انہیں معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔

ایک روز ایک صاحب ملنے کے لئے آئے۔ یہ صاحب عرصہ سے زیر تبلیغ ہیں۔ انہیں مناسب رنگ میں تبلیغ کی گئی۔ اور ان کے شکوک کا ازالہ کیا گیا۔ خدا تعالےٰ ان کے دل کو صداقت کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ آمین

ایک روز ایک ڈاکٹر کو خاکسار نے دو قسم کے ٹریکٹ اور قبر مسیحؑ کے مضمون پر مشتمل ایک مفصل مضمون مطالعہ کے لئے دیا۔

ایک روز ایک مصری نوجوان آئے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عربی تصانیف مطالعہ کے لئے دی تھیں۔ مطالعہ کے بعد انہوں نے بعض سوالات کئے جن میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی بعض عربی تصانیف مطالعہ کے لئے دی تھیں مطالعہ کے بعد انہوں نے بعض سوالات کئے جن میں حضرت مسیح ناصری کی طبعی وفات کے بارہ میں بھی سوال تھا۔ ان سے ۲½ گھنٹے تک تبلیغی گفتگو ہوئی۔

ایک کلب میں لیکچر

ماہ مئی میں ایک کلب کی طرف سے دعوت ملی تھی کہ خاکسار ان کے ہاں لیکچر کرے۔ چنانچہ ۵ رجولائی کی تاریخ اس غرض کے لئے مقرر ہوئی خاکسار نے ایک سنجیدہ طبقہ کے درمیان مسیح موعودؑ کے عنوان پر تقریر کی جس میں حضور کے دعوئے مشن کی غرض۔ آئندہ پیشگوئیوں۔ ترقیات وغیرہ کو پیش کیا۔ مسیح ناصری کا ؑ کے طبعی وفات پانے اور حضرت مسیح موعودؑ نے اس بارہ میں جو انکشاف فرمایا ہے۔ اسے بھی پیش کیا۔ حاضرین نے نہایت توجہ سے تقریر سنی اور بعد میں دلچسپی اور شوق سے سوالات کئے۔ جن کے جوابات خاکسار نے دیئے قبر مسیحؑ کے بارہ میں مزید تفاصیل عام گفتگو کے دوران میں پیش کیں برادرم مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں امیر جماعت کلکتہ بھی میٹنگ میں شامل تھے۔ گو کارروائی سب جرمن زبان میں تھی۔ تاہم آپ شوق کے ساتھ آخر تک موجود رہے۔ ایک صاحب نے کلکتہ کے فسادات کے بارہ میں مکرم چوہدری صاحب پر ایک سوال کیا۔ جس کا جواب آپ نے انگریزی میں دیا۔ بعد میں اس جواب کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا گیا۔ سامعین میں ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے اور رات کے گیارہ بجے یہ مجلس ختم ہوئی۔

آٹھویں تبلیغی میٹنگ

بوجہ رمضان المبارک کے تبلیغی میٹنگ کا انعقاد گو مشکل تھا۔ لیکن ناممکن نہیں تھا۔ چنانچہ ۲۷ رجولائی کو ایک اجلاس کا انتظام کیا گیا۔ واقف احباب کو دعوت نامے بھیجے۔ اخبار میں اعلان کر دیا۔ پہلے خاکسار نے اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کو اسلام کی صداقت کے ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ حضور کا پیغام عیسائی دنیا کے نام پیش کیا اور بتایا کہ خدا تعالےٰ نے اپنی فعلی شہادت سے اسلام کی زندگی کو ثابت کیا ہے نیز یہ امر کہ آئندہ مذہب دنیا کا اسلام ہوگا۔ تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا گیا ایک خاتون نے سوال کیا کہ قرآن کریم میں تو لکھا ہے۔ کہ ما صلبوہ یعنی یہود نے مسیحؑ کو صلیب نہیں دیا۔ اور آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ صلیب پر چڑھائے گئے تھے۔ اس پر انہیں لفظ صلیب کا صحیح مفہوم بتایا۔ مختلف سوالات کا سلسلہ سوا گھنٹہ تک جاری رہا۔ میٹنگ برخاست ہونے کے بعد بھی انفرادی گفتگو ہوتی رہی۔ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے

جرمنی — نئی بیعت

جرمنی سے تین اشخاص کے خطوط آئے۔ ان افراد سے خاکسار نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران میں ملاقات کی تھی اور مفصل تبلیغی گفتگوئیں ہوئی تھیں۔ ان کے خطوط کے آنے پر ان کے سوالات کے جواب دیئے۔ ایک صاحب نے پیغامیوں اور احمدیوں میں فرق پوچھا۔ انہیں اس بارہ میں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ ان میں سے ایک صاحب HERR JOACHIM GRAGERT نے بیعت کر لی ہے۔ فالحمد للہ۔ بیعت فارم انہوں نے اپنے دو سالہ لڑکے کی طرف سے بھی پُر کیا ہے۔ ان کا اسلامی نام "خلیل" اور ان کے لڑکے کا نام "منصور" رکھا گیا ہے۔ احباب استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ ہمبرگ میں ہمارے احمدی بھائی شوق سے دینی امور سیکھ رہے ہیں۔ ہمارے مخلص بھائی مسٹر عبد اللہ کُنّے اور ان کی بیوی محترمہ مبارکہ کُنّے نے چند ہفتوں کے اندر نماز سیکھ لی۔ یہ بہت ہی شوق اور اخلاص کا مظاہرہ ہے۔ غالباً یورپین احمدیوں میں سے ابھی تک اس سرعت سے کسی نے بھی نماز نہیں سیکھی۔ خاکسار اپنے قیام ہمبرگ میں ان کے ہاں ٹھہرا تھا۔ اسلئے ان کی تربیت کا زیادہ موقعہ ملا۔ نماز کے متعلق انہیں جملہ امور اچھی طرح سمجھائے اور عربی الفاظ یاد کرنے کو کہا۔ تا بعد میں دوسروں کو بھی سکھا سکیں۔ انہوں نے حیرت انگیز سرعت سے یہ امور سیکھ لئے اور اب وہاں باقاعدہ نماز جمعہ کے لئے احمدی احباب جمع ہوتے اور نماز ادا کرتے ہیں۔ خاکسار خطوط کے ذریعہ انہیں ضروری امور لکھتا رہتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان سب کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ آج کل جرمنی کی حالت بہت مخدوش ہے۔ برلن میں ہمارے ایک مخلص احمدی بھائی مسٹر عبد الشکور کنزے مغربی حلقہ ہائے شہر کے باقی ۲۵ لاکھ افراد کے ساتھ روسیوں کے انسانیت شکن محاصرہ کی زد میں ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اگر خدانخواستہ دنیا کے امن کو خطرہ ہوا تو اس کی سب سے پہلے زد جرمنی پر پڑے گی۔ اور جرمن لوگ پہلے ہی ہر قسم کے مصائب کا شکار ہیں۔ پس احباب ہمارے ان احمدی بھائیوں کے لئے ضرور دعا فرماتے رہیں کہ خدا تعالےٰ انہیں ہر قسم کی مصائب و تکالیف سے بچائے رکھے۔ آمین ہمبرگ میں اب آٹھ بالغ احمدی افراد ہیں۔ ان کے علاوہ تین بچے ہیں

متفرق امور

ایک صاحب نے اسلام کے اقتصادی نظام پر آٹھ سوالات لکھ کر بھجوائے۔ جن کے جوابات انہیں دئے گئے۔ ایک صاحب جو مسلمان ہیں۔ اور آجکل ایک سینی ٹوریم میں زیر علاج۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری دی۔ اور حضور علیہ السلام کی تعلیم۔ حضور علیہ السلام کی سوانعمری۔ جماعت احمدیہ کی مساعی اور دیگر امور پر مشتمل لٹریچر مطالعہ کے لئے بھجوایا۔ اس عرصہ میں ہمارے احمدی بھائی مسٹر مبارک احمد فرائی چار بار ملنے کے لئے آئے۔ تین مرتبہ ان کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنے کا موقعہ ملا۔ ہماری احمدی بہن محمودہ سے چار پانچ مرتبہ ملنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے نماز مکمل حفظ کر لی ہے۔ فالحمد للہ۔ مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کے عرصہ قیام کے دوران میں آپ متعدد بار چوہدری صاحب کی بیگم صاحبہ سے ملنے آئیں اور بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کرتیں۔ دو مرتبہ انہیں چوہدری صاحب نے کھانے پر بھی مدعو کیا۔ ایک روز انہیں نماز سنائی۔ جسے سنکر چوہدری صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ بہت محظوظ ہوئے۔ ہندوستانی احمدی احباب کو ان ممالک میں دیکھ کر دل مسرت سے باغ باغ ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ ان آنے والوں کے سفروں کو سلسلہ کے لئے [illegible]

جائے۔ اور دوسروں کو بھی سیروا فی الارض کے ارشاد کے ماتحت اپنے علم و تجربہ کو بڑھانے کی غرض سے غیر ممالک میں آنے کی تحریک کا موجب بنائے۔ ایسے احباب واپس جاکر اپنے تجربات سے دوسروں کو مفید معلومات دے سکتے ہیں۔ اس کے برعکس یہ بھی ہوا ہے کہ ایک صاحب نہایت قلیل عرصہ کے لئے ایک ملک میں آئے اور جلدی میں ملکی حالات کے بارہ میں بعض آراء قائم کرلیں۔ میں ایسے احباب سے یہ عرض کرونگا کہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے وہ جو آراء دیں وہ پختہ ہونی چاہئیں۔ چنانچہ مجھے مکرم چوہدری انور احمد صاحب نے ۱۹۴۵ء میں انگلستان آنے سے پہلے بعض اپنے تجربات بتائے تھے۔ جن سے خاکسار کو بہت فائدہ ہوا۔ کیونکہ ان کی آراء پختہ تھیں اور جلد بازی پر مبنی نہیں تھیں۔ "اخبار الفضل" میں یہ تحریک شائع ہوتی رہی ہے۔ کہ احمدی احباب کو غیر ممالک میں جانا چاہئیے۔ یہ بہت نیک تحریک ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک مشورہ میں جو انداز سے انگلستان میں اخراجات وغیرہ کے اور دیگر امور شائع ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق خاکسار یہ عرض کرے گا کہ انگلستان آنے کا ارادہ رکھنے والوں کو وہاں مقیم مبلغین سے اس بارہ میں تصدیق کرالینی چاہئیے تا خواہ مخواہ بعد میں تکلیف نہ ہو۔ حالات بدلتے رہتے ہیں۔ اور ممکن ہے جلدی میں انسان جو کچھ دیکھتا ہے۔ وہ اصلیت نہ ہو۔ پختہ رائے ہی ممد و معاون ہو سکتی ہے۔ چوہدری انور احمد صاحب مع بیوی بچوں کے ۲ جولائی کو بذریعہ موٹر یہاں سے فرانس کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ یہاں ایک ماہ اور دس دن ٹھہرے۔ جس عرصہ میں آپ کی صحبت سے خاکسار کو بھی روحانی فوائد حاصل ہوئے خدا تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

آخر میں خاکسار احباب کرام کی خدمت میں نہایت ادب سے التجا کرتا ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی رضا مندی کی راہوں پر چلائے۔ اور اپنے دین کی سچی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ اس ملک میں احمدیت کو پھیلا دے اور جلد وہ دن لائے۔ جب آسمان پر ہونے والی تیاریوں کا اثر ہم اس زمین پر بھی مشاہدہ کریں۔ آمین ثم آمین

نوٹ:۔ خاکسار کے یہاں ٹھہرنے کی اجازت کی میعاد ۳۱ راگست تک ہے۔ توسیع کے لئے اب درخواست کی جائے گی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اس بارہ میں کوئی دقت پیش نہ ہو۔ آمین

بیاہ شادی کی رسوم اور اسلام

(مکرم ابو حنیف قاضی علی محمد صاحب احمدی از سیالکوٹ شہر)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ وان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ و ذالک اضعف الایمان۔ (مشکوٰۃ) یعنی اے مسلمانو! اگر تم میں سے کوئی ناجائز کام دیکھے۔ تو اسکو اپنے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے۔ اگر ایسا نہ کر سکے۔ تو زبان سے روکے۔ اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل سے برا سمجھے اور الگ ہو جائے مگر یہ بہت کمزور درجہ ایمان کا ہے۔

لیکن بعض احباب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے واقف نہیں۔ بعض ناجائز اور خلاف شریعت امور کا ارتکاب کرکے خود مجرم بنتے ہیں اور دوسروں کے سامنے بُرا نمونہ پیش کرکے ناجائز امور کی طرف رغبت دلاتے ہیں اور اگر ان کو روکا جائے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فتاویٰ سے غلط استدلال کرکے جواز کی صورتیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں جوں جوں احمدی حضرات کو حضرت اقدسؑ کی پاکیزہ تعلیم کا علم ہوتا گیا۔ یہ تمام بدعات اور غیر شرعی رسمیں احمدی گھرانوں سے حرف غلط کی طرح مٹتی چلی گئیں۔ مگر اب بعض دوست کہیں کہیں ان بدعات کو اپنے عمل اور نمونہ سے پھر زندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ میں اس قسط میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ان فتاویٰ کو احباب جماعت کے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو بیاہ شادی میں صرف گانے بجانے وغیرہ سے متعلق ہیں۔ تا احباب پر روشن ہو کہ ان میں کہاں تک امور بالا کا جواز یا عدم جواز ثابت ہوتا ہے۔

پیشتر اس کے کہ میں ان فتاویٰ کو پیش کروں۔ یہ گذارش ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں کہیں ان امور کے جواز کی کوئی صورت پیش فرمائی ہے۔ تو وہ انتہائی نزاکت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اس معاملہ میں سارا دار ومدار نیت پر رکھا ہے اور پوری وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ کہ ان امور میں خالص تقویٰ مدنظر ہو۔ شہرت اور شیخی مدنظر نہ ہو۔ قال اللہ و قال الرسول کے خلاف نہ ہو۔ نام اور نمود کا خیال نہ ہو۔ ان میں اسراف اور فضول خرچی نہ پائی جائے۔ نیز ان میں ایذائے خلق کا شائبہ نہ پایا جاتا ہو۔ چنانچہ آپ حوالجات ذیل میں ان تمام شرائط کو موجود پائیں گے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں۔ کہ یہ سارے کام شادی میں نام نمود اور شیخی کے طور پر کئے جاتے ہیں۔ اور شہرت ہی مدنظر ہوتی ہے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ ان امور کے بغیر شادی۔ شادی ہی نہیں کہلا سکتی۔ پس اس صورت میں فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جواز کی صورت پیدا کرنا انتہائی ذمہ واری کا کام ہے۔

فتاویٰ حسب ذیل ہیں

۱۔ "میں قادیان میں تھا۔ فیض اللہ چک میں کوئی تقریب شادی یا ختنہ کی تھی۔ جس پر حضرت صاحبؑ کو بمعہ چند خدام کے مدعو کیا گیا۔ ان کے اصرار پر حضرت صاحبؑ نے دعوت قبول فرمائی ہم دس بارہ آدمی حضورؑ کے ہمراہ فیض اللہ چک گئے۔ گاؤں کے قریب ہی پہنچے تھے۔ کہ گانے بجانے کی آواز سنائی دی۔ جو اس تقریب پر ہو رہا تھا۔ یہ آواز سنتے ہی حضورؑ لوٹ پڑے فیض اللہ چک والوں کو معلوم ہوا۔ تو انہوں نے آکر بہت التجا کی۔ مگر حضورؑ نے منظور نہ فرمایا اور واپس ہی چلے آئے"۔ (روایت منشی ظفر احمدؓ صاحب کپورتھلوی ریویو جنوری ۱۹۴۲ء درپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء) حیلہ جو طبائع کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ طرز عمل مرقع عبرت ہونا چاہئیے۔

۲۔ "دف کے ساتھ شادی کا اعلان کرنا بھی اسلئے ضروری ہے کہ آئندہ کوئی جھگڑا نہ ہو۔ ..... تو کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اگر یہ خیال نہ ہو۔ بلکہ اس سے مقصد صرف شہرت اور شیخی ہو۔ تو پھر یہ جائز نہیں"۔ (فتاویٰ مسیح موعودؑ صـ) ملاحظہ ہو کہ اعلان بذریعہ دف بھی کس شرط کے ساتھ مشروط ہے۔

۳۔ برات کے ساتھ باجا۔ فرمایا۔ "جو ہم کو مقصود بالذات لینا چاہئیے۔ کہ اعلان کے لئے یہ کام کیا جاتا ہے۔ یا کوئی اپنی شیخی یا تعلّی کا اظہار مقصود ہے۔ ....." (فتاویٰ مسیح موعود صـ۱۵۰) یہاں باجہ کے ساتھ شرط ملاحظہ ہو۔

"باجا کے متعلق حرمت کا کوئی نشان بجز اس کے کہ وہ صلاح و تقویٰ کے خلاف اور ریاکاری اور فسق و فجور کے لئے ہے۔ پایا نہیں جاتا۔ ..." (فتاویٰ مسیح موعود صـ۱۵۰) یہاں صاف صاف فرمایا۔ کہ اگر باجا بجانے میں صلاح و تقویٰ پیش نظر نہیں اور ریاکاری یعنی نمائش مدنظر ہے۔ تو یہ صورت اسکے حرام ہونے کی ہے۔

۴۔ "آتشبازی اور تماشا بالکل منع ہے۔ اس سے مخلوق کو فائدہ بجز نقصان کے نہیں ہے ... اگر کوئی شخص صحت نیت سے اصلاح ہوا کے واسطے ایسی آتشبازی جس سے کوئی خطرہ نقصان کا نہ ہو۔ چلاوے تو ہم اسکو جائز سمجھتے ہیں۔ مگر یہ شرط اصلاح نیت کے ساتھ ہو۔ کیونکہ تمام نتائج نیت پر مرتب ہوتے ہیں ..... رنڈی کا تماشا۔ آتشبازی۔ فسق و فجور اور اسراف ہے یہ جائز نہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ صـ۱۵۰)

آتشبازی چلانے والے شرط کو بھی ملاحظہ فرمالیں

۵۔ برات کے ساتھ باجہ۔ فرمایا "اپنی نیت کو دیکھو کہ کیا ہے۔ اگر اپنی شان و شوکت دکھانا مقصود ہے تو فضول ہے۔ اگر یہ غرض ہے کہ نکاح کا صرف اعلان ہو .... تو کچھ حرج نہیں"۔ (صـ۱۵۲)

باجا بجانے والے دوست اپنی نیت کو ملاحظہ فرمالیا کریں۔

۶۔ لڑکیوں کا گانا۔ فرمایا۔ "اگر وہ فسق و فجور کے گیت نہ ہوں۔ تو منع نہیں ہیں۔ مگر مردوں کو نہیں چاہئیے کہ عورتوں کی ایسی مجلس میں بیٹھیں یہ یاد رکھو۔ کہ جہاں ذرا بھی مظنّہ فسق و فجور کا ہو۔ وہ منع ہے" صـ۱۵۲

۷۔ "آتشبازی چلانا اور رنڈی اور بھڑوے اور ڈوم ڈھاڑیوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ اور گناہ سر پر چڑھتا ہے" (صـ۱۲۵)

حوالجات بالا سے صاف طور پر کھل جاتا ہے۔ کہ ان امور کا جواز تقویٰ اور طہارت اور صحت نیت اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ بغیر اس کے یہ جملہ امور سراسر ناجائز اور خلاف شریعت ہیں۔

اب میں آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک حوالہ احباب کی واقفیت کے لئے درج کرتا ہوں۔ جو حوالجات بالا کی تائید کرتا ہے۔ فرمایا۔

۸۔ "اعلان نکاح کے لئے دف جائز ہے۔ مگر آج دنیا ترقی کر گئی ہے۔ اس کو لوگ پسند نہیں کرتے۔ اور جن باجوں کو لوگ پسند کرتے ہیں۔ وہ جائز نہیں۔ اسلئے قدرت نے ہم سے یہ بھی چھڑوا دیا۔ اور اس کی بھی اب ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ دف سے غرض اعلان تھا اور اعلان کا ذریعہ دف سے بھی بہت اعلےٰ درجہ کا نکل آیا۔ اور وہ اخبار ہے۔ کہ اس میں اعلان ہو جاتا ہے۔ دف سے جو غرض تھی۔ وہ دوسری صورت میں بطرز احسن پوری ہو گئی"۔ انما الاعمال بالنیات

(خطبات النکاح جلد ا صـ۱۱۳)

اعلان!

بعض احباب اور جماعتوں کی طرف سے شکوہ کیا جا رہا ہے۔ کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگرام سفر سے اطلاع نہیں دیتا اور اس طرح حضور کی ملاقات سے احباب جماعت کو محروم رکھتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر ہذا پروگرام کے مطابق جن جن جماعتوں کو اطلاع دینی مناسب سمجھتا ہے۔ انہیں اطلاع دے دیتا ہے بعض جماعتیں فسادات کے بعد نئی جگہوں پر بن گئی ہیں۔ ان کو بعض اوقات اطلاع دی جا سکتی ہے۔ لیکن ان کا علم دفتر ہذا کو نہیں ہوتا اور اس لاعلمی کی وجہ سے ان کو باوجود اطلاع دی جا سکنے کے اطلاع نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے جہاں احباب اور جماعتیں دفتر ہذا سے یہ توقع رکھتی ہیں۔ کہ حضور اقدس کے پروگرام سفر کے موقعہ پر انہیں اطلاع دی جائے۔ ان کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ ایسی جماعتوں کی اطلاع دفتر ہذا کو بھجواتے رہیں تا دفتر میں ان کا ریکارڈ موجود رہے اور بر موقعہ ان کو اطلاع دی جا سکے۔

پرائیویٹ سیکرٹری

مستورات کا جلسہ

بروز اتوار مورخہ ۲۲ اگست پانچ بجے شام رتن باغ میں لجنہ اماء اللہ لاہور اور لجنہ اماء اللہ قادیان کا مشترکہ جلسہ منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی مستورات وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مستورات قادیان)

اپنا روپیہ تجارت پر لگا کر فائدہ اٹھائیں

جو احباب اپنا روپیہ لگا کر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ نظارت ہذا سے جلد اس بارہ میں خط و کتابت کریں ضروری شرائط اطلاع ملنے پر بھجوائی جائیں گی۔

(نظارت بیت المال)

انتقال پر ملال

افسوس کہ مکرم قریشی مختار احمد صاحب ہاشمی کلرک دفتر بیت المال کی اہلیہ صاحبہ محترمہ ایک مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہیں مرحومہ موصیہ اور نہایت ہی نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ بحالت مجبوری انہیں لاہور کے قبرستان میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۰/۸/۴۸ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ احباب مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ احباب ان کی درازی عمر اور صبر کے لئے بھی دعا فرما کر مشکور فرمائیں

(خاکسار محمد عبد اللہ قریشی ہیڈ کلرک دفتر محاسب لاہور)

درخواست ہائے دعا

میری صحت عرصہ تین ماہ سے بوجہ بخار خراب ہے۔ اس لئے احباب کی خدمات میں مودبانہ التماس ہے۔ کہ میری صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا فرمائے

(محمد شفیع عابد واقف زندگی)

۲۔ میری والدہ صاحبہ جو ڈیڑھ سال سے بیمار ہیں ان کی حالت دن بدن بہت خراب ہوتی جا رہی ہے اور اب ان کی حالت تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ سے اور تمام جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں

(محمود احمد سعید واقف زندگی۔ حیدرآبادی)

۳۔ عزیزم بشیر احمد ایک ہفتہ سے لجارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت عطا فرمائے آمین ثم آمین

(قریشی محمد حسین مدرس چوکیرہ۔ ڈاکخانہ چک ۸۸ جنوبی تحصیل سرگودھا)

۴۔ صوبیدار عبد المجید صاحب احمدی کوہ مری میں موٹر سائیکل پر سوار تھا۔ کہ موٹر لاری سے ٹکرا کر آپ کی بائیں پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی اور دائیں پاؤں کا گھٹنا نکل گیا ہے۔ کوہ مری کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ صحت کے لئے دعا کریں

(ڈاکٹر حکیم عبد الرحیم خان مہاجر مبلغ کوہاٹ)

۵۔ میرے دو لڑکے اظہر محمود و مظہر محمود نے ایف۔ اے و انجینئرنگ کلاس کا امتحان دیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی عطا فرمائے (اہلیہ قاضی محمد اکرم امرتسری۔ حال لاہور)

دعائے نعم البدل

میرا چھوٹا لڑکا عزیز نصیر احمد مبشر مہاجر قادیانی چند دن بیمار رہ کر اپنے مولیٰ سے جا ملا انا للہ وانا الیہ راجعون

(خاکسار محمد اعظم بوتالوی عفی عنہ)

پتہ مطلوب ہے

لفٹننٹ مرزا امیر احمد صاحب جہاں کہیں ہوں مجھ سے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ کیپٹن محمد اسحاق

لقا پوری میڈیکل کالج لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نمبر ۱۹۷ ایس / ۳۵ ـ ۸۵ (خوراک)

کوڈ ورڈ CXHIT

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ۹۰۰ من سرخ خشک مرچ ۴۰۰ من دھنیا ثابت اور ۵۰ من ہلدی ثابت سپلائی کرنے کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

ٹنڈر این۔ ڈبلیو۔ آر سٹورز کے کنٹرولر کے دفتر سے ایک اور ڈیڑھ بجے میں دفتر کے اوقات میں مل سکیں گے مقامی آدمیوں کو فی فارم ایک روپیہ میں اور بذریعہ ڈاک حاصل کرنے والوں کو ڈیڑھ روپیہ میں یہ فارم ۲۲/۸/۴۸ اور ۲۳/۸/۴۸ سے ۲ بجے سے ۴ بجے بعد دوپہر تک اور جمعہ کے روز ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے کے درمیان کنٹرولر کے دفتر سے مل سکیں گے۔

وی۔ پی کے ذریعہ منگوانے کو فارم بذریعہ ڈاک ارسال نہیں کئے جائیں گے۔ فارم صرف منی آرڈر بھیجکر منگوانے والوں ہی کو بھیجے جائیں گے۔

مہر بند ٹنڈر ۳۱ اگست ۴۸ء تک منگوائے گئے ہیں اور کو دو بجے بعد دوپہر بھیجے جائیں۔ انہیں یکم ستمبر کو دفتر میں ۱۱ بجے کھولا جائے گا۔

ٹنڈر بھیجنے والے اگر چاہیں گے تو انہیں ٹنڈر کھولتے وقت حاضر ہونے کی اجازت دی جائے گی

(ڈپٹی جنرل منیجر (خوراک)

حیدر آباد کا معاملہ عنقریب یو۔ این۔ او میں پیش کر دیا جائیگا

صدر اعظم میر لائق علی نے پنڈت نہرو کو فیصلے سے مطلع کر دیا

حیدر آباد (دکن) ۲۰ اگست اعلان کیا گیا ہے کہ حیدر آباد اور ہندوستان کے مابین جو جھگڑا چلا آرہا ہے۔ حکومت نظام اسے اتحادی قوموں کی انجمن کے سپرد کر رہی ہے۔ اس فیصلہ کی اطلاع صدر اعظم حیدر آباد نے پنڈت نہرو کو کر دی ہے کہ یہ جھگڑا اتنا بڑھ گیا ہے کہ اس سے امن عالم خطرے میں پڑ گیا ہے اس لئے حیدر آباد نے فیصلہ کیا ہے کہ اس معاملہ کو اتحادی قوموں کی انجمن کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ تا اس کی مدد سے اس قضیہ کو پر امن طریقہ سے طے کرایا جا سکے۔

میر لائق علی نے ہندوستان پر الزام لگایا ہے کہ اس نے حالات کو جوں کا توں رکھنے والے معاہدے کو بار بار توڑا ہے۔ اور اقتصادی ناکہ بندی و مالی پابندیاں لگا کر اس پر ناجائز دباؤ ڈالا جا رہا ہے اور حیدر آباد کے سرحدی علاقوں میں جان بوجھ کر گڑ بڑ کروائی جا رہی اور اس کو دھمکی دی جا رہی ہے کہ حملہ کر دیا جائے گا۔ اور اس کے تین علاقوں پر ہندوستانی فوج نے قبضہ کر رکھا ہے۔

صدر اعظم حیدر آباد نے لکھا ہے کہ ہندوستان اور حیدر آباد میں حالات کو جوں کا توں رکھنے کی غرض سے جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس سے امید تھی کہ ان دونوں کے تعلقات دوستانہ رہینگے۔ اور ان میں بڑا میل جول پیدا ہو جائیگا۔ مگر ہندوستان نے اس کی خلاف ورزی کی ہے اور ہماری نیک نیتی سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔

حکومت حیدر آباد کے اس اعلان کے بعد اب اس جواب کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جو سردار پٹیل نے ہندوستانی پارلیمنٹ میں حالی ہی میں دیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ اطلاع ملی ہے کہ حیدر آباد کے اردگرد کے ہندوستانی صوبوں کے آٹھ لاکھ مسلمان حیدر آباد چلے گئے ہیں۔ اور ان کا اندراج پناہ گیروں کی حیثیت سے کر لیا گیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ تقریباً ۱۰ ہزار مسلمان فوج اور پولیس میں بھرتی کر لئے گئے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ پہلے تمام حفاظتی تدبیریں اختیار کی جا چکی تھیں کہ مسلمان پناہ گیر بنکر حیدر آباد نہ جا سکیں۔

اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ جو ہندو حیدر آباد سے چلے آئے ہیں ان کے اعداد و شمار جمع کئے جا رہے ہیں سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ سردار پٹیل نے جو بیان دیا ہے۔ وہ کئی پہلوؤں سے بڑا معنی خیز ہے ان کا یہ کہنا کہ بہت سے مسلمان ہجرت کر کے حیدر آباد چلے گئے ہیں۔ اس امر کی پیشقدمی ہے کہ اگر استصواب رائے عامہ ہو۔ جس کا بڑی حد تک یقین واثق ہے تو اس کو ناکام بنانے کے لئے اس بات کا سہارا لیا جائے۔

دوسری طرف اس بیان سے ہندوستان کے مسلمانوں کو بدنام کرنے کا کام بھی پورا ہو جاتا ہے کہ وہ ہندوستان یونین کے وفادار نہیں ہو سکتے ہیں اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حیدر آباد نے اس جھگڑے کو چکانے کے لئے ہمیشہ یہی شرط ہندوستان کے سامنے رکھی تھی۔ کہ غیر جانبدارانہ اور آزادانہ طور سے رائے شماری کر لی جائے مگر چونکہ ہندوستان کو یقین نہیں ہے کہ وہ اپنی ہٹ میں کامیاب ہو گا۔ اس لئے اس نے ہمیشہ اس شرط کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے افواج نظام کے سپہ سالار اعلیٰ شہزادہ بہارنے صحت کی خرابی کی وجہ سے اپنے عہدے سے سبکدوشی چاہی تھی۔ مگر موجودہ حالات کے باعث ان کی درخواست قبول نہیں کی گئی ہے

پاکستان میں نیشنل کانگرس قائم ہوگئی

ڈھاکہ ۲۰ اگست۔ مشرقی بنگالی کے کانگرسیوں کی ایک کانفرنس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ پاکستان نیشنل کانگرس کے قیام کا اعلان کر دیا گیا اس کانفرنس میں پاکستان آئین ساز اسمبلی کے ممبر سر لیش داس گپتا نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان میں رہنے والے کانگرسیوں کا فرض ہے کہ وہ کانگرس کو جو گاندھی جی اور سی آر داس جیسے انسانوں کی آغوش میں کھیلی کھولی اور پروان چڑھی۔ پاکستان میں زندہ رکھیں۔

حکومت بیس ہزار مکان تعمیر کریگی

لاہور ۲۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت مغربی پنجاب لاہور میں ۲۰ ہزار مکان بنانے کا ایک پروگرام تیار کر رہی ہے۔ ان میں اُن خاندانوں کو بسایا جائے گا۔ جنہیں شہر کی چار دیواری کے اندر مکان گرنے کے خطرے کے پیش نظر وہاں سے نکال لیا گیا ہے۔ اور کارپوریشن کے سکولوں اور ہوسٹلوں میں ٹھیرایا گیا ہے۔

یہ فیصلہ گورنر مغربی پنجاب کے اس دورے کے بعد کیا گیا۔ جس میں سر فرانسس موڈی نے اپنی آنکھوں سے چار دیواری کے اندر مکانوں کی حالت دیکھی اور وہ بناہ گیر خاندان کی حالت دیکھ کر بے حساب متاثر ہوئے۔

مکانات ڈھانے میں فوج کی امداد

لاہور ۲۰ اگست۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے حکام نے فوجی حکام سے پوچھا ہے کہ وُہ انہیں خطرناک گھروں کو ڈھانے اور ملبہ اُٹھانے میں کیا مدد دے سکتے ہیں۔ اب یہ احساس ہو گیا ہے کہ موجودہ انتظامات ناقص ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اب تک بارہ سو مہاجر خاندانوں کو خطرناک علاقوں سے نکالا جا چکا ہے

ایک مشہور موجد کا انتقال

لندن ۲۰ اگست۔ مشہور و معروف موجد سڈنی جارج براؤن نے ۷۵ سال کی عمر میں انتقال کیا ہے۔ آپ نے تقریباً ایک ہزار ایجادات کو پیٹنٹ کرایا تھا۔ سڈنی براؤن اٹھارہ برس کی عمر میں موجد بن چکا تھا۔ اس نے ۱۸۹۰ء میں لاسلکی کا شعاعی طریقہ ایجاد کیا تھا۔ ہیڈ فون بھی اُسی کی ایجاد ہے (دب اس)

داخلے کی آخری تاریخ

لاہور ۲۰ اگست۔ پنجاب یونیورسٹی کے اسسٹنٹ رجسٹرار نے اطلاع دی ہے کہ ایف۔ اے۔ آرٹس، اور سائنس بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کے امتحانوں کیلئے جو ستمبر ۱۹۴۸ء میں ہو رہے ہیں۔ داخلے بھیجنے کی تاریخ میں توسیع کر دی گئی ہے۔ چنانچہ داخلہ کی تاریخ لیٹ فیس کے بغیر ۵ ستمبر تک اور لیٹ فیس دے کر ۱۰ ستمبر تک بھیجی جاسکتی ہے۔

واشنگٹن میں جشن استقلال

کراچی ۲۰ اگست۔ خبر موصول ہوئی ہے کہ استقلال پاکستان کی پہلی سالگرہ کی تقریب پر امریکہ میں پاکستانی سفارت خانہ میں دعوت دی گئی جس میں ایک ہزار سے زیادہ مہمان شریک ہوئے۔ مہمانوں میں صدر ٹرومین کی کیبنٹ کے وزیر زراعت، سفیر، امریکی فوج کے بڑے بڑے افسر، واشنگٹن کے ممتاز شہری اور پاکستانی طلبہ شریک ہوئے۔

بین الاقوامی مسلم کانفرنس

دمشق ۲۰ اگست "اخبار الصباح" ایک معتبر حوالہ سے تحریر کرتا ہے کہ دوران حج میں حجاز کے مقام پر ایک مسلم کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ۱۹۲۱ء کی موتمر اسلامیہ کی ممبر قومیں شریک ہونگی اس کا مقصد عرب لیگ اور مسئلہ فلسطین کے حامی دوسرے مسلمانوں کے مابین تعاون میں اضافہ کرنا اور تعلقات کو مضبوط تر کرنا ہے۔

امریکہ فلسطین میں مبصر بھیجے گا

واشنگٹن ۲۰ اگست۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل نے بتایا کہ امریکہ فرانس اور بلجیئم فلسطین میں ۳۰۰ فوجی بھیجیں گے جو فلسطین کے نازک مقامات پر اتحادی قوموں کے مبصروں کی حیثیت سے کام کریں گے ۳۰۰ مبصروں میں سے ۱۲۵ امریکی ہوں گے۔ اور ۱۲۵ فرانسیسی۔ ۵۰ مبصر بلجیئم بھیجے گا مسٹر مارشل نے یہ بھی بتایا کہ امریکہ کی حکومت اپنی تمام ایجنسیوں سے اپیل کر رہی ہے کہ عرب مہاجرین کے لئے خوراک اور .... بھیجے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ امریکہ کی ایجنسیاں اس اپیل کے بعد مدد بھیجیں گی۔

غلہ کی ناجائز برآمد کی روک تھام

لاہور ۲۰ اگست۔ حکومت مغربی پنجاب نے محکمہ پولیس کے اسسٹنٹ سب انسپکٹروں اور محکمہ سول سپلائی کے سٹور افسران اور ڈویژنل کمشنروں کو یہ اختیارات دے دئے ہیں۔ کہ وُہ کسی عمارت میں خانہ تلاشی کی غرض سے داخل ہو سکتے ہیں۔ اور لاریوں موٹروں اور دوسری سواریوں کی تلاشی لینے کے لئے مجاز ہیں۔ اس حکم کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ کچھ لوگوں کے متعلق شبہ کیا جاتا ہے کہ وُہ غلے کے ذخیرے صوبے سے باہر بھیجنے کی کوشش کرتے ہیں یہ افسر دوکانداروں کے گوداموں اور ذخیروں کا بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں اور ان کے حساب کی کتابوں کی پڑتال کرنیکا اختیار رکھتے ہیں۔

یورپ کی ایک پارلیمنٹ بنانے کی تجویز

پیرس ۲۰ اگست۔ آج فرانس نے فیصلہ کیا ہے کہ پانچ مغربی طاقتوں کو دعوت دی جائے کہ وُہ یورپ کی پارلیمنٹ بنانے کے مسئلے پر غور و خوض کریں۔ یہ فیصلہ آج کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا۔ جس کی صدارت فرانس کے صدر مسٹر ونسنٹ اوریول نے کی۔ یہ مغربی طاقتوں کی پارلیمنٹ بنانے کی طرف حکومت فرانس نے پہلا قدم اٹھایا ہے۔ فرانس نے برطانیہ۔ ہالینڈ۔ بلجیئم اور لکسمبرگ کو دعوت دی ہے۔ کہ وُہ نومبر سے پہلے پہلے برسلز میں ایک ابتدائی اجلاس میں شرکت کریں۔ اس قسم کا ایک دعوت نامہ ۲۴ گھنٹے پہلے یورپی اتحاد کی ارتباطی کمیٹی نے اپنی پانچوں طاقتوں کو بھیجا تھا۔ یہ کمیٹی پچھلے مئی میں ہیگ کانگرس میں بنائی گئی تھی۔

کلکتہ کے مسلمانوں نے یوم آزادی منایا کلکتہ ۲۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کے مسلمانوں نے یوم آزادی کی تقریب بڑی دھوم دھام سے منائی چنانچہ پارک سرکس کے علاقے میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے جھنڈے لہرائے گئے۔ اور چراغاں کیا گیا۔